۸۰۸۰
۲۸/۵/۴۳

دار الافتاء
۲۳۸۸۷

حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال نمبر ① ٹی وی اسلام میں جائز ہے یا ناجائز۔ اگر ٹی وی پر صرف تلاوت اور خبریں سنے تب گھر میں رکھ سکتے ہیں یا نہیں
مطلب ٹی وی کے بارے میں سب لکھ دینا فتویٰ میں۔

سوال نمبر ② چوہا کو جب پنجرے میں نکال کر اوپر گرم پانی سے مار سکتے ہیں یا نہیں۔ چوہے کو مارنا جائز ہے یا ناجائز
چوہے کے بارے میں لکھ دے کہ مارو یا نہیں۔

سوال نمبر ③ پرندے کو دانہ ڈالنا مثلاً کبوتر چڑیا کو
مطلب یہ ہے کہ کبوتر جنگلی کو دانہ ڈالنے کی کیا خاصیت ہے + دانہ ڈالنے سے کیا فائدے ہوتے ہیں
اسکا جواب لکھ دینا

خلیل الرحمٰن ولد قاری محمد قاسم مرحوم۔ جامعہ رشیدیہ مدرسہ گلستان سوسائٹی
لانڈھی قائدآباد کراچی نمبر 22

دفتر اہتمام کا علیحدہ
ترکی خانہ
(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ ٹی وی ایک ایسا آلہ ہے جس کا جائز اور ناجائز دونوں طرح استعمال ممکن ہے، لیکن موجودہ حالات میں ٹی وی کا زیادہ تر استعمال ناجائز اور غلط طریقے سے ہونا عام ہو چکا ہے، اور اس کے ذریعے اخلاقی خرابیاں، فواحش ومنکرات اور دیگر مفاسد اور خرافات دن بدن بڑھتی جارہی ہیں، اگرچہ اسکا جائز استعمال بھی ممکن ہے لیکن یہ بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے، لہذا ٹی وی کا زیادہ تر استعمال غلط ہونے، اور متعدد دینی اور دنیوی مفاسد، فواحش ومنکرات اور دیگر گناہوں کا پیش خیمہ ہونے کی وجہ سے اسے گھر میں رکھنا جائز نہیں۔(ماخذہ التبویب:۸۷۱/۳۰)

اور جہاں تک تلاوت اور خبریں سننے کی بات ہے، تو فی نفسہ ان کا سننا اگرچہ جائز ہے لیکن چونکہ یہ دیگر ذرائع مثلاً موبائل یا ریڈیو وغیرہ سے بھی سنی جاسکتی ہیں، نیز ٹی وی پر خبریں عام طور پر نامحرم عورتیں سناتی ہیں، جن کا دیکھنا جائز نہیں، اسی طرح خبروں کے دوران وہ اشتہارات اور پروگرام بھی دکھائے جاتے ہیں جو متعدد منکرات ومحرمات اور فواحشات پر مبنی ہوتے ہیں، اور ان کے ساتھ میوزک اور موسیقی بھی ہوتی ہے، جن کا دیکھنا اور سننا شرعاً جائز نہیں، نیز اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق ٹی وی کا گھر میں رکھتے ہوئے اسکا صرف جائز استعمال تقریباً ناممکن ہے، اسلئے مفاسد کی روک تھام کیلئے تلاوت اور خبریں سننے کیلئے بھی گھر میں ٹی وی رکھنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

تیسیر علم أصول الفقه (ص: ۲۰٤)

* درجات المباحات التي تُفضي إلى المفاسد ثلاث:

١- ما يكونُ إفضاؤهُ إلى المفسَدَةِ نادرًا قليلا...

٢- ما يكونُ إفضاؤُهُ إلى المفسدَةِ كثيرًا غالبًا، فالرُّجحانُ في جانبِ المفسدَةِ فيُمنعُ منهُ (سدًّ للذَّريعةِ) وحسْمًا لمادَّةِ الفسادِ. مثالُهُ: بيعُ السِّلاحِ وقتَ وقوعِ الفتنةِ بين المسلمينَ بِقتالِ بعضِهِمْ بعضًا، وإجارةُ العقارِ لمن عُلمَ أنَّه يتَّخذُهُ لمعصيةِ الله. ويُلاحظُ في هذا أنَّ (سدَّ الذَّريعة) إلى المفسدَةِ عارضٌ حيثُ يكُونُ المباحُ موصلاً إلى المحظورِ، وإلاَّ فإنَّ بيعَ السِّلاحِ وإجارةَ العقارِ لا يمتنعانِ في ظرفٍ عاديٍّ.

في الخانية(١/ ١٣٩)

والطاعة إذا صارت سبباً للمعصية ترتفع الطاعة

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (ص: ٣٦٠)

ثم السبب إن كان سببا محركا وداعيا إلى المعصية، فالتسبب فيه حرام...وإن لم يكن محركا وداعيا، بل موصلا محضا،وهو مع ذلك سبب قريب بحيث لا يحتاج في إقامة المعصية به إلى إحداث صنعة من الفاعل،كبيع السلاح من أهل الفتنة، وبيع العصير ممن يتخذه خمرا، وبيع الأمرد ممن يعصي به، وإجارة البيت ممن يبيع فيه الخمر، أو يتخذها كنيسة أو بيت نار وأمثالها، فكله مكروه تحريما، بشرط أن يعلم به البائع والآجر من دون تصريح به باللسان، فإنه إن لم يعلم كان معذورا

(۲)---صورتِ مسئولہ میں چوہے کو مارنے کیلئے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے روح بآسانی نکل جائے، اور گرم پانی سے مارنے کا طریقہ اختیار نہ کیا جائے، کہ اس سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی اور طریقہ ممکن نہ ہو تو گرم پانی سے مارنے کی بھی گنجائش ہے۔(مأخذہ التبویب:۸۰۲/۱۶)

دار الافتاء

الدر المختار وحاشية ابن عابدين(٦/ ٧٥٢)

وجاز قتل ما يضر منها ككلب عقور وهرة) تضر (ويذبحها) أي الهرة (ذبحا) ولا يضر بها لأنه لا يفيد، ولا يحرقها وفي المبتغى يكره إحراق جراد وقمل وعقرب، ولا بأس بإحراق حطب فيها نمل وإلقاء القملة ليس بأدب.

(قوله يكره إحراق جراد) أي تحريما ومثل القمل البرغوث ومثل العقرب الحية

الفتاوى الهندية (٥/ ٣٦١)

قتل الزنبور والحشرات هل يباح في الشرع ابتداء من غير إيذاء وهل يثاب على قتلهم؟ قال لا يثاب على ذلك وإن لم يوجد منه الإيذاء فالأولى أن لا يتعرض بقتل شيء منه كذا في جواهر الفتاوى.

(۳)---کبوتر یا کسی پرندے کو دانہ ڈالنے کی کوئی خصوصیت نہیں، البتہ اگر دانہ ڈالنے سے کوئی فاسد عقیدہ نہ ہو، بلکہ ثواب کی نیت ہو تو اچھی نیت پر ثواب کی امید کی جاسکتی ہے۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٧/ ٢٨٩٢)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: " «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ " قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: (الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ) » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: (لَا طِيَرَةَ) أَيْ لَا عِبْرَةَ بِالتَّطَيُّرِ تَشَاؤُمًا وَتَفَاؤُلًا.

جاری ہے---

Scanned by CamScanner

غمز عيون البصائر في شرح الأشباه والنظائر (١/ ٧٨)

وأما المباحات فإنها تختلف صفتها باعتبار ما قصدت لأجله.

قوله: وأما المباحات إلخ أقول: حق العبارة أن يقول: وأما المباحات فلا تفتقر إلى النية إلا إذا أريد الثواب عليها فتفتقر إليها............ والله تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ

بندہ محمود اشرف غفر اللہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/جمادی الاخریٰ/۱۴۳۸ھ
26/مارچ/2017ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
١٦/٦/١٤٣٨ھ

الجواب صحیح

عادل

عادل شاہ ترنگی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/جمادی الاخریٰ/۱۴۳۸ھ
26/مارچ/2017ء

۲۶/۶/۱۴۳۸ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
عبد الحمید
۱۴۳۸/۶/۲۷ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۸۲۳/۷۲
۱۴۳۸/۶/۲۷
دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner